شاہ بلیغ الدین
کراچی

"آدھا صاحب"

ایک افسر نے صبح اُٹھتے ہی بستر کی چائے طلب کی۔ انگریز اپنا جو ورثہ چھوڑ گیا ہے اس میں یہ بھی ایک عادت شامل ہے۔ ملازم نے آواز سُنی تو پاس آیا۔ ادب سے عرض کیا کہ —— حضور! میں تو آپ کے لئے سحری پکا کر انتظار کرتا رہا۔ پوچھا —— رمضان آ گیا اور منہ بنا کر اِدھر اُدھر تکتے رہے اور بغیر کچھ سُنے فرمایا —— جاؤ! چائے لے آؤ! ناشتے کی میز پر بیوی سے بدمزگی ہو گئی۔ مرد بہت سی باتوں میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے لیکن یہ آزمائی ہوئی بات ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتیں زیادہ دیندار ہوتی ہیں۔ افسر صاحب ناشتے کی میز سے اُٹھے اور تیار ہو کر دفتر چلے تو میز پر بیٹھتے ہی چائے یا کافی کی ٹرے کا انتظار کیا۔ چپراسی اسی اہل کار غریب ہوتے ہیں اس لئے رمضان کی اہمیت کا ان کو بہت احساس ہوتا ہے۔ اقبال نے سچ ہی کہا ؎ زندہ ہے ملّتِ بیضاء غرباء کے دم سے صاحب کو چائے پیش کرنے نہ پیش کرنے میں غریب چپراسی کے دو مسئلے تھے۔ ایک یہ کہ یہ اللہ اور رسول کی نافرمانی تھی، دوسرا دلچسپ مسئلہ یہ کہ —— اُس افسر کو کیسے چائے کی ٹرے پیش کرے جس نے کل ہی اس اعلان پر دستخط کئے اور اسے جاری کیا کہ —— احترامِ رمضان میں دن کو کھانے پینے والوں اور خاص طور پر عوامی جگہوں پر احترامِ رمضان برقرار نہ رکھنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ دفتر سے بڑھ کر عوامی جگہ اور کونسی ہوتی ہے؟ جب وہی افسر جو ایسا حکم جاری کرتا ہے خود اسکی خلاف ورزی کرتا ہے تو کیا اس کا کوئی مقام اسکے ماتحتوں کی نظر میں ہوتا ہے؟

عہدہ جتنا بڑا ہو گا دین سے اتنی ہی دوری عہدہ داریت کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ اصل میں یہ سوچ ادھ کچے پن کی نشانی ہے۔ ہمارا افسر آدھا صاحب ہوتا ہے۔ ایسا آدمی ہمیشہ بے اصولا، بے ایمان اور پکا دنیادار ہو گا۔ اسکی زندگی کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ اپنے عہدے سے جو فائدہ ممکن ہے اُٹھالے۔ قوم دین اور ملک کے غداروں کے سینگ نہیں ہوتے یہی سوچ و فکر ان کی بھی ہوتی ہے۔ جیسے آج گورنر اور کمشنر ہوتے ہیں ویسے ہی پہلے بھی گورنر اور کمشنر ہوتے تھے۔ انہیں بھی وہی اختیارات حاصل

تھے جو آج کے حاکموں کو حاصل ہیں لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص گورنر فارس، معاذ بن جبل گورنر یمن، عتبہ بن غزوان گورنر بصرہ نے دین کو کبھی حقیر نہیں سمجھا، بلکہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے نمونہ بنا کر پیش کیا۔ یہی حال حضرت عتاب بن اسید کمشنر مکہ کا حضرت قیس ابن سعد آئی جی مکہ کا تھا، بات ساری کردار کی ہوتی ہے۔ اُنہوں نے اسلامی مملکت کو بنایا، بڑھایا، پھیلایا آج تک دُنیا ان کے کارناموں کو مانتی ہے۔ اُنکی امانت، محنت، اخلاص، قابلیت کی تاریخ گواہ ہے۔

اور آج کا افسر؟ میں کیا کہوں بہت سے نمونے آپ کے سامنے ہیں، آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے۔ نوکر شاہی کا بُرا ہونا ایسا ہی ہے جیسے کسی کنبے میں ماں باپ ہی خراب ہوں بچے لازماً بُرے نکلیں گے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ —— اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ —— کہ عوام اپنے حاکموں کی چال پر چلتے ہیں —— عبدالرحمٰن صفوری نے نزہتہ المجالس میں ایک حکایت دی ہے کہ:

ایک پارسی نے اپنے بیٹے کو رمضان میں کھُلے عام مسلمانوں کے سامنے کھاتے دیکھ کر اسے مارا۔ بولا ناہنجار تُونے بڑی بیہودگی کی۔ رمضان کا احترام نہ کیا۔ کہتے ہیں کچھ دِنوں بعد وہ مرگیا۔ ایک عالم نے خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں جگہ دی پوچھا: کیا تو مجوسی نہ تھا؟ اُس نے کہا —— رمضان کے احترام کی وجہ سے اللہ نے اسے مرنے سے پہلے مسلمان کر دیا —— غیروں کا تو یہ حال اور ہم آدھے صاحب ——!

سوچنا یہ ہے کہ وہ چپراسی کیا کرے جسے اس کا افسر رمضان میں چائے کی کشتی لانے کا حکم دیتا ہے؟

مومنین اہل سنّت والجماعت کیلئے ایک عظیم علمی تحفہ

کتاب نمازِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں

- مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ سے مدلل۔
- پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح تصویر
- مستند ماخذ، علمی سرمایہ، عام فہم اندازِ بیان۔

دلکش ترتیب۔

- اُردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ جس کی احادیث مسلّمہ ہے۔
- امام ابو حنیفہؒ کی علمی عظمت، فلسفیانہ اندازِ استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔

تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ

تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد

سُنّی پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۷۶۶ لاہور

ہر اچھے بک سٹال سے یا براہ راست ہم سے طلب کریں

قیمت ۵۱/۰۰ روپے